سیّد محمد جعفری
(۱۹۰۵ء۔۱۹۷۶ء)

طنزیہ ومزاحیہ شاعری میں سیّد محمد جعفری کا نام بہت نمایاں ہے۔ سیّد محمد جعفری بھرت پور (ہندوستان) کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے اور تعلیم کے زیادہ تر مراحل لاہور میں طے کیے۔ ان کے والد سیّد محمد علی جعفری، جو اسلامیہ کالج، ریلوے روڈ، لاہور کے پرنسپل تھے اور تاریخ وفلسفہ کے عالم تھے۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد سیّد محمد جعفری کے سامنے کسب معاش کا مسئلہ پیش آیا تو چند دن ''زمیندار'' سے وابستہ رہ کر صحافت کا شوق پورا کیا اور دو ایک سکولوں کے بعد گورنمنٹ کالج لائل پور (فیصل آباد) میں پڑھایا اور پھر ۱۹۴۰ء میں محکمہ اطلاعات میں انفارمیشن آفیسر بن کر دہلی چلے گئے۔ قیامِ پاکستان کے بعد پاکستان آ گئے۔ ۱۹۶۴ء میں بحیثیت پریس اور کلچرل اتاشی مقرر ہوئے جہاں سے ۱۹۶۶ء میں ریٹائر ہوئے تو کراچی میں مستقل رہائش اختیار کر لی اور وہیں وفات پائی اور آسودۂ خاک ہوئے۔

سید محمد جعفری میں صغرسنی ہی سے مزاح کی حس بہت تیز تھی اور شعر کہنے کا ملکہ بھی فطری طور پر موجود تھا، چناں چہ لڑکپن ہی سے فرضی صورت حال کو شعر کے قالب میں ڈھالنے لگے تھے۔ انھوں نے باقاعدہ کبھی کسی سے اصلاح نہ لی البتہ دورانِ ملازمت ان کا دو سال تک قیام لکھنؤ میں رہا تو وہاں ظریف لکھنوی، عزیز لکھنوی اور دوسرے اساتذہ کی صحبت سے فیض حاصل کیا۔ سیّد محمد جعفری، اکبرالہ آبادی کے بڑے مداح تھے اور انھیں اُردو کا سب سے بڑا مزاحیہ شاعر سمجھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اکبرالہ آبادی کی طرح اُن کی نظموں کا بڑا موضوع بھی تہذیبی تضاد سے دوچار معاشرہ اور ارد گرد کا ماحول ہے۔

سیّد محمد جعفری نہایت ذہین مزاح نگار تھے۔ ان کے یہاں مزاح کی لطافت اور شگفتگی زیادہ اور طنز کی تلخی کم ہے۔ وہ معاشرتی کرداروں اور اجتماعی زندگی کی منافقانہ صورتِ حال کو مزاح کے انداز میں عیاں کرتے ہیں۔ ان کی شاعری کے دو مجموعے ''شوخیِ تحریر'' اور ''تیرِ نیم کش'' ہیں۔ ان کے انتقال کے بعد ان کا تمام کلام ''کلیاتِ سیّد محمد جعفری'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ ان کی نظم ''کھڑا ڈنر'' مغرب کی دیکھا دیکھی ہمارے معاشرے میں شادی بیاہ کے موقعوں پر کھڑا ہو کر کھانے کے نظام کی صورتِ حال پر لطیف طنز ہے۔

Web version of PECTAA Not for Sale

سبق: ۱۷

کھڑا ڈِنر

تدریسی مقاصد:

- طلبہ کو مزاحیہ ادب بالخصوص مزاحیہ شاعری کے بارے میں آگاہ کرنا۔
- سیّد محمد جعفری کے مزاحیہ کلام کا جائزہ لینا۔
- نظم "کھڑا ڈنر" میں پیش کردہ منظر کی وضاحت کرنا۔
- طلبہ کو بتانا کہ مغربی تہذیب کی نقالی نے ہمارے رنگ ڈھنگ، نشست و برخاست اور طعام و کلام کو متاثر کیا ہے۔

کھڑا ڈنر ہے غریبُ الدّیار کھاتے ہیں   بنے ہوئے شُترِ بے مہار کھاتے ہیں
اور اپنی میز پر ہو کر سوار کھاتے ہیں   کچھ ایسی شان سے جیسے ادھار کھاتے ہیں
شکمِ غریب کی یوں فرسٹ ایڈ ہوتی ہے
ڈنر کے سائے میں فوجی پریڈ ہوتی ہے

کھڑے ہیں میز کنارے جو ایک پیٹ لیے   انھی نے کوفتے اپنے لیے لپیٹ لیے
اِدھر اُدھر کے جو کھانے تھے سب سمیٹ لیے   کھڑا تھا پیچھے سو مَیں رہ گیا پلیٹ لیے
یہ میز ہو گئی خالی اب اور کیا ہوگا
"پلاؤ کھائیں گے احباب فاتحہ ہو گا"

تھی ایک مرغ کی ٹانگ اور رقیب لے بھاگا   مرا نصیب بھی جاگا، پہ دیر میں جاگا
کباب اُٹھایا تو اس میں لپٹ گیا دھاگا   ڈنر یہ کیا کہ نہ پوچھا ہے جس کا ئے آگا
یہ کیا خبر تھی میں آیا تھا جب ڈنر کھانے
"حقیقتوں کو سنبھالے ہوئے ہیں افسانے"

وہ ایک میز خواتین گرد صف آرا   لبوں سے اُن کے رواں گفت گو کا فوارہ
میں ایک گوشے میں سہا کھڑا ہوں بے چارہ   کہ یہ ہٹیں تو اٹھاؤں میں نان کا پارہ
اسیرِ حلقۂ خوباں جو مرغ و ماہی ہیں
تو ہم شہیدِ ستم ہائے کم نگاہی ہیں

(شوخیٔ تحریر)

Web version of PECTAA
Not for Sale

مشق

۱۔ مختصر جواب دیں:

(الف) ''کھڑاڈنر'' کون کھاتے ہیں؟

(ب) ''پلاؤ کھائیں گے احباب، فاتحہ ہوگا'' کس شاعر کے کلام سے تضمین کی گئی ہے؟

(ج) مرغ کی ٹانگ کون لے بھاگا؟

(د) ''شُترِ بے مہار'' سے کیا مراد ہے؟

(ہ) گفت گو کا فوارہ کن کے لبوں سے رواں تھا؟

۲۔ درست جواب کی نشان دہی کریں:

(i) ''اُدھار کھانا'' اُردو قواعد کی رُو سے ہے:

(الف) ضرب المثل (ب) محاورہ (ج) روزمرّہ (د) تلمیح

(ii) فوجی پریڈ ہوتی ہے:

(الف) شجر کے سائے میں (ب) ڈنر کے سائے میں (ج) تلواروں کے سائے میں (د) دیوار کے سائے میں

(iii) مرغ کی ٹانگ لے بھاگا:

(الف) رقیب (ب) حریف (ج) نوجوان (د) بچّہ

(iv) ''آگا، پیچھا'' اُردو قواعد کی رُو سے ہیں:

(الف) ذومعنی الفاظ (ب) مرکّب عطفی (ج) متضاد الفاظ (د) مترادف الفاظ

(v) ''حقیقتوں کو سنبھالے ہوئے ہیں افسانے'' کے شاعر کا نام ہے:

(الف) افتخار عارف (ب) شاعر لکھنوی (ج) سلطان خزا (د) باقی صدیقی

۳۔ نظم کھڑا ڈنر میں شاعر نے کس طرح مزاحیہ کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے؟

۴۔ ذیل میں دیے گئے الفاظ وتراکیب کے معانی لکھیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں:

غریب الدّیار، شِکم، رَقیب، حقیقت، صف آرا، کم نگاہی

۵۔ نظم کے متن کے مطابق مصرعے مکمل کریں:

(الف) کھڑا ڈنر ہے ________ کھاتے ہیں

(ب) ________ غریب کی یوں فرسٹ ایڈ ہوتی ہے

(ج) کھڑے ہیں میز ________ جو ایک پیٹ لیے

(د) کباب اٹھایا تو اس میں ________ گیا دھاگا

(ہ) ________ کو سنبھالے ہوئے ہیں افسانے

Web version of PECTAA
Not for Sale

رعایتِ لفظی: عبارت یا شعر میں کسی لفظ کو اس طریقے سے استعمال کرنا کہ پڑھنے یا سننے والے کو اس لفظ کے دو مختلف مطالب و مفاہیم کا احساس ہو اور اس سے مزاح کا تاثر بھی پیدا ہو، رعایتِ لفظی کہلاتا ہے۔ جیسا کہ اکبر الٰہ آبادی نے کہا ہے:

عاشقی کا ہو برا اس نے بگاڑے سارے کام
ہم تو اے بی میں رہے اغیار بی اے ہو گئے

اُردو اور پنجابی کے ممتاز مزاحیہ شاعر انور مسعود نے اپنے بہت سے قطعات میں رعایتِ لفظی سے خوب کام لیا ہے۔ ذیل میں دیا گیا ان کا ایک مشہور قطعہ رعایتِ لفظی کی بہترین مثال کے ساتھ ساتھ ہمارے موجودہ حالات سے مطابقت بھی رکھتا ہے:

جو ضرب بھی لگی ہے وہ پہلے سے بڑھ کے تھی
ہر ضربِ کرب ناک پہ میں تلملا اُٹھا
پانی کا ، سوئی گیس کا، بجلی کا ، فون کا
بل اتنے آگئے کہ میں بلبلا اٹھا

۶۔ نظم "کھڑاڈنر" کے درج ذیل بند کی تشریح کریں:

وہ ایک میز خواتین گرد صف آرا
لبوں سے اُن کے رواں گفت گو کا فوّارہ
میں ایک گوشے میں سہما کھڑا ہوں بے چارہ
کہ یہ ہٹیں تو اٹھاؤں میں نان کا پارہ
اسیرِ حلقۂ خوباں جو مرغ و ماہی ہیں
تو ہم شہیدِ ستم ہائے کم نگاہی ہیں

۷۔ نظم "کھڑاڈنر" کا خلاصہ لکھیں۔

۸۔ شاملِ نصاب نظم "کھڑاڈنر" چار بندوں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے پہلے دو بندوں کی ردیف کیا ہے؟ قوافی کی فہرست بھی مرتب کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

- طلبہ انٹرنیٹ کی مدد سے یا اپنے کالج کی لائبریری سے طنز و مزاح کے کسی اور معروف شاعر جیسے: دلاور فگار، سید ضمیر جعفری، شان الحق حقی وغیرہ کی منتخب مزاحیہ نظمیں تلاش کریں اور اپنی جماعت کے کمرے میں پڑھیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- اساتذہ کرام طلبہ کو سید محمد جعفری کی شخصیت سے متعارف کراتے ہوئے ان کی مزاحیہ شاعری کی خصوصیات کے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔
- اساتذہ کرام طلبہ کو رعایتِ لفظی کی تفہیم کراتے ہوئے انھیں مختلف نثری اور شعری مثالوں کی مدد سے سمجھائیں۔

Web version of PECTAA
Not for Sale